بجٹ تقریر

برائے مالی سال 2024-2025

آفتاب عالم

وزیر خزانہ

پشاور ۲۴ مئی ۲۰۲۴ء

محکمہ خزانہ
حکومت خیبر پختونخوا

www.finance.gkp.pk @financekpgovt #financekpgovt +92 (091) 9210512

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر!

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں اور نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات اقدس پر لاکھوں درود و سلام۔ الحمد للہ 8 فروری 2024 کے عام انتخابات میں خیبر پختونخوا کے عوام نے اپنا واضح مینڈیٹ جناب عمران خان صاحب اور پاکستان تحریک انصاف کو دے کر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے خیبر پختونخوا میں جو بے مثال ترقیاتی کام کیے ہیں، وہ عوام کی زندگی میں مثبت تبدیلیاں لانے کا باعث بنے۔ تعلیم، صحت، اور بنیادی سہولیات میں انقلابی اصلاحات کی بدولت خیبر پختونخوا کے عوام میں امید اور سرشاری کا احساس پیدا ہوا۔ ان منصوبوں میں سب سے اہم منصوبہ صحت انصاف کارڈ کا اجراء ہے جس کے تحت صوبہ کے عوام کو صحت کی یکساں سہولیات مفت فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیا گیا۔

اسی طرح تعلیمی شعبہ میں پاکستان تحریک انصاف نے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے مختلف پروگرامز متعارف کرائے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں طلباء وطالبات کے لئے حصولِ تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہوئے۔

علاوہ ازیں سڑکوں، پلوں اور ٹرانسپورٹ کے نظام کی بہتری کے لئے کیے جانے والے منصوبوں نے صوبے کی معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔

پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخوا کے عوام کی خدمت کے لئے ہمیشہ پر عزم رہی ہے۔ ہر مشکل وقت بالخصوص کورنا وبا اور سیلاب کی تباہ کاریوں میں عوام کے ساتھ کھڑے رہنے والے عمران خان کی قیادت نے خیبر پختونخوا کے عوام کو یہ باور کرایا ہے کہ وہ کسی بھی چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کیے جانے والے ان اقدامات کی بدولت، تحریک انصاف نے حقیقی معنوں میں عوام کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی ہے۔

جنابِ اسپیکر!

میں اس ایوان کی وساطت سے صوبہ کے عوام کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آنے والے وقتوں میں پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخوا کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مزید اقدامات اٹھائے گی۔ عوام کی خدمت کا یہ سفر جاری رہے گا اور انشاء اللہ، خیبر پختونخوا کا ہر باشندہ خوشحال اور مطمئن زندگی گزارے گا۔ اللہ تعالی

ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے صوبہ کی ترقی و خوشحالی کا یہ سفر جاری و ساری رہے۔

جناب اسپیکر!

میں سب سے پہلے اس معزز ایوان کو پاکستان تحریک انصاف کے گزشتہ 2 ادوارِ حکومت میں عوام کی فلاح وبہبود اور خدمات کی فراہمی کے لیے مکمل کیے گئے چند بڑے بڑے اقدامات سے آگاہ کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر!

عوام کو سستی اور معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنا حکومت کا اولین فریضہ ہوتا ہے۔ اس فریضہ کو خلوص دل کے ساتھ سرانجام دینے کے لیے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ایسے اقدامات اٹھائے جس سے صوبہ کے عوام بالخصوص غریب طبقہ سب سے زیادہ مستفید ہوا۔ ان اقدامات میں سے کچھ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

- پی ٹی آئی حکومت نے صوبہ بشمول ضم شدہ اضلاع کے تمام شہریوں کو معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کی غرض سے انصاف کارڈ فراہم کیا۔ خیبر پختونخوا 4 کروڑ سے زیادہ شہریوں کو یونیورسل ہیلتھ کوریج فراہم کرنے والا ملک کا پہلا صوبہ ہے جس کے تحت ہر خاندان کو سالانہ دس لاکھ

روپے کی ہیلتھ انشورنس فراہم کی گئی جس سے مستفید ہونے والوں میں 52 فیصد خواتین بھی شامل ہیں:

- ادویات کی فراہمی کے لیے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔
- صوبے کا پہلا برن اینڈ ٹراما سنٹر بہترین خدمات فراہم کر رہا ہے۔
- پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کیا گیا ہے جس سے ہزاروں مریضوں کو علاج کی سہولیات فراہم کی جارہی ہے۔
- خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں نیا او پی ڈی بلاک، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں الائیڈ اور سرجیکل بلاک، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں آرتھوپیڈک اور سپائن سرجری بلاک تعمیر کیا گیا جس سے صوبہ بھر کے عوام کو صحت کی بہترین سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔
- سیدو کالج آف ڈینٹسٹری کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔
- کورونا وبا کے عالمی چیلنج سے نمٹنے کے لیے حکومت خیبر پختونخوا کے اقدامات کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر سراہا گیا، جن میں دیگر خدمات کے ساتھ ساتھ 2لاکھ 13 ہزار سے زیادہ مریضوں کو طبی سہولیات کی فراہمی بھی شامل ہے۔

جناب اسپیکر!

پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت اس حقیقت پر یقین رکھتی ہے کہ تعلیم قوموں کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم پاکستان تحریکِ انصاف کے لیے اہم ترین شعبوں میں سے ایک ہے

کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے بہتر سرمایہ کاری وہ ہے جو ہم اپنے بچوں کا مستقبل بہتر بنانے کے لیے کرتے ہیں۔ اس ضمن میں، میں معزز ایوان کو تحریک انصاف کے گزشتہ دو ادوار میں اٹھائے گئے چیدہ چیدہ اقدامات سے آگاہ کرتا ہوں:

- ہزاروں نئے اسکولوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ کئی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔
- اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ قابل اساتذہ کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ، جس سے تعلیم تک رسائی اور معیار میں بہتری آئی ہے۔
- کم سہولیات کے حامل علاقوں میں طالبات کے لئے 2000 سے زائد کمیونٹی سکول قائم کیے گئے۔
- سیکنڈری سکول کے طلبا و طالبات کے لئے وظیفہ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔
- مردان میں گرلز کیڈٹ کالج کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- 2013 سے 2022 تک 84 کالجز اور 10 یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 76 کالجز کی اپگریڈیشن بھی کی گئی، جس سے طلباء و طالبات کو ان کے آبائی علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کی سہولت میسر ہو رہی ہے۔
- ضم شدہ اضلاع میں کیڈٹ کالجز کے قیام سے دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں کے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع میسر ہو رہے ہیں۔

- نوجوانوں کی اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے حکومت خیبر پختونخوا کا ایک اور احسن اقدام پاک آسٹریا فخوشولے انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہری پور کا قیام ہے، جس سے دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ تعلیم مہیا کی جا رہی ہے۔

جناب اسپیکر!

امن و امان اس صوبہ کا سب سے بڑا مسئلہ رہا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف نے حکومت میں آتے ہی اس مسئلہ پر قابو پانے کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ۔ امن و امان کی بحالی میں سب سے اہم شعبہ پولیس کا ہے جس پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس شعبہ میں کی گئی اصلاحات اور اقدامات سے، میں اس ایوان کو آگاہ کرتا ہوں:

- پولیس ایکٹ نافذ کیا گیا جو اپنی نوعیت کا پہلا قانون ہے، جس کے تحت پولیس کو خود مختار بنایا گیا۔
- پولیس فورس کو پیشہ ورانہ خطوط پر استوار کیا گیا۔
- پولیس کو جدید اسلحہ، بلٹ پروف جیکٹ، بلٹ پروف گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں، تاکہ وہ امن و امان کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں بطریقِ احسن ادا کر سکیں۔

جناب اسپیکر!

خیبر پختونخوا واحد صوبہ ہے جس نے حقیقی طور پر اختیارات نچلی سطح تک منتقل کئے اور مقامی حکومتوں کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مد میں 20 فیصد فنڈز مختص کیے۔ علاوہ ازیں صوبائی مالیاتی کمیشن اور مقامی حکومتوں کے کمیشن قائم کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

آج پوری دنیا موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کی لپیٹ میں ہے۔ پورا ملک اور ہمارا صوبہ بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں۔ حالیہ تاریخ میں بے وقت بارشوں اور ان کے نتیجہ میں آنے والے سیلابوں سے پورے صوبہ کا انفراسٹرکچر بری طرح متاثر ہوا اور سرکاری و نجی املاک کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ انہی خطرات اور نقصانات کے پیشِ نظر بانی پاکستان تحریک انصاف کی دور اندیشی کی بدولت خیبر پختونخوا میں بلین ٹری سونامی جیسا بڑا منصوبہ شروع کیا گیا جس کے ثمرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت کروڑوں درخت لگائے گئے اور اب **بلین ٹری پلس** منصوبہ کا آغاز کیا جارہا ہے، جس کے تحت مزید شجر کاری کی جائے گی۔

جنابِ اسپیکر!

اب آتے ہیں آئندہ مالی سال 25-2024 کے سالانہ بجٹ کی طرف۔

بجٹ کی تیاری کے دوران صوبائی حکومت نے پالیسی پر مبنی بجٹ سازی کے رجحان کو مد نظر رکھا۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کے ساتھ مل کر تمام محکمہ جات کے مشترکہ جائزہ اجلاس منعقد کیے اور بجٹ میں عوامی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ اس بجٹ میں صوبہ کی معیشت کی ترقی کے لیے کاروباری و صنعتی طبقہ سے بھی مشاورت کی گئی۔

وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین خان گنڈاپور کی ہدایات کی روشنی میں سماجی تحفظ، امن و امان، روزگار اور اقتصادی ترقی کے منصوبوں کے لیے خطیر فنڈز مختص کیے گئے۔

جناب اسپیکر!

بجٹ کی تیاری میں محصولات انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں، اگر میں یہ کہوں کہ بجٹ کی ابتداء آمدن سے ہوتی ہے تو غلط نہ ہو گا۔ **جنابِ اسپیکر!** آمدن کے دو حصے ہیں ایک تو وہ ہے جو کہ صوبہ خود کماتا ہے اور دوسرا وہ جو وفاق سے مختلف مدوں میں محاصل کی صورت میں آتا ہے۔ ان محصولات میں زیادہ حصہ وفاق سے صوبہ کو ملنے والی ترسیلات پر مشتمل ہے۔

جنابِ اسپیکر!

میں اب اس معزز ایوان کو وفاق کے ذمہ واجب الادا محاصل کی بابت آگاہ کرتا ہوں۔ ان میں پن بجلی کا خالص منافع، رائلٹیز، این ایف سی شئیر میں ضم شدہ اضلاع کے لیے مقرر کردہ رقوم میں کمی اور ونڈ فال لیوی وغیرہ شامل ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

ضم شدہ اضلاع کے لئے این ایف سی ایوارڈ میں واجب الادا حصہ کا ذکر از حد ضروری ہے۔ سابقہ قبائلی اضلاع کے خیبر پختونخوا میں انضمام کے بعد سے اب تک این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم شدہ اضلاع کا سالانہ حصہ 262 ارب روپے بنتا ہے تاہم صوبے کو اس ضمن میں صرف 123 ارب روپے ملے ہیں جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا کو 139 ارب روپے کے سالانہ خسارے کا سامنا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں وفاقی حکومت طے شدہ فارمولے کے تحت صوبہ کو رقوم کی ادائیگی کی پابند ہے، لیکن ہر سال صوبہ کو واجب الادا رقم اپنے حصہ کے مقابلہ میں کم ملتی ہے ۔ وفاقی حکومت کی

طرف سے واجبات کی بروقت ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں صوبہ کے بقایا جات 78 ارب سے تجاوز کر گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، CCI سے منظور شدہ AGN Kazi فارمولہ کے تحت 30 جون 2024 تک 1,800 ارب سے زائد کے بقایاجات وفاق کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

وفاقی حکومت کی پٹرولیم پالیسی 2012 کے مطابق تیل کی تلاش کرنے والی اور پیداواری کمپنیاں 40 ڈالر فی بیرل سے زائد رقم پر ونڈ فال لیوی ادا کرنے کی پابند ہیں۔ یہ لیوی وفاقی حکومت اور صوبے کے درمیان برابری کے تناسب سے تقسیم ہوتی ہے۔ پیٹرولیم پالیسی 2012 کی واضح شقوں کے باوجود خیبر پختونخوا کو 2013 سے تیل کے ذخائر پر 46.82 ارب روپے کی واجبات وفاق کے ذمے ہیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں صوبہ کی اپنی آمدن کے بارے میں معزز ایوان کو آگاہ کرتا ہوں۔

صوبہ خیبر پختونخوا نے گزشتہ چند سال میں اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ آئندہ مالی سال کیلئے ریونیو موبیلائزیشن پلان بنایا ہے، جس کے تحت **93.50** ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ہماری حکومت صوبائی آمدن کو بڑھانے کے لیے ٹیکس کی شرح کو بڑھانے کی بجائے، ٹیکس نیٹ کو بڑھانے پر زیادہ توجہ

دے رہی ہے، اس ضمن میں کئی اصلاحاتی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، جن میں سیلز ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، ٹوبیکو سیس اور دیگر محصولات میں اصلاحات شامل ہیں:

- خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کے تحت سیلز ٹیکس آن سروسز کی مختلف کیٹیگریز کی شرح میں نمایاں کمی کی تجویز ہے۔ ہوٹلوں پر سیلز ٹیکس کی شرح 6 فیصد کر دی گئی ہے۔اور Restaurant Invoice Management System(RIMS) کا استعمال تمام ہوٹلوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے اور شادی ہالوں کے لیے فکسڈ سیلز ٹیکس ریٹ متعارف کرنے کی تجویز ہے۔
- پراپرٹی ٹیکس کی مد میں بڑا ریلیف دیا جارہاہے۔کارخانوں پر، پراپرٹی ٹیکس 2.5روپے فی مربع فٹ ہے جو کہ 13,600 روپے فی کنال بنتا ہے، جس کو کم کرکے 10,000 روپے فی کنال کرنے کی تجویز ہے۔
- کمرشل پراپرٹی پر ٹیکس جو کہ ماہانہ کرایہ کا16 فیصد ہے، کو کم کرکے 10 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اس ضمن میں بتاتا چلوں کہ پرائیویٹ ہسپتال، میڈیکل سٹورز اور شعبہ صحت سے منسلک دیگر کاروباروں پر یہ ٹیکس16 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کیا جارہاہے۔
- پورے ملک کا تقریباً80 فیصد تمباکو خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتا ہے۔اٹھارویں ترمیم کے بعد وفاق نے تمباکو سے متعلق معاملات کو اپنے پاس رکھاہے اور اس کی آمدن صوبہ کی بجائے وفاق کو جارہی ہے، جو کہ صوبے کا حق ہے۔اسی پیداوار سے آمدن بڑھانے کے لیے صوبائی حکومت ٹوبیکو ڈیولپمنٹ سیس میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کررہی ہے۔ تمباکو پر **پراونشل ایکسائز ڈیوٹی** لگانے

کا بل جلد ہی اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔ یہ ٹیکس کسانوں کی بجائے ٹوبیکو کمپنیز پر لاگو ہو گا۔

- جائیداد کی منتقلی پر عائد بھاری وفاقی ٹیکس کی وجہ سے لوگ جائیداد کی منتقلی کے لئے مقررہ طریقہ کار اپنانے کے بجائے اسٹامپ پیپر استعمال کرتے ہیں، جس سے صوبائی حکومت کی محصولات میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس ضمن میں صوبائی حکومت نے جائیداد کی منتقلی پر عائد صوبائی ٹیکس کی وصولی کا دائرہ کار اور حجم بڑھانے کی غرض سے اس بجٹ میں صوبائی ٹیکسز کو 6.5 فیصد سے کم کرکے 3.5 فیصد کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں عوام کو جائیداد کی منتقلی پر نہ صرف 3 فیصد ٹیکس ریلیف ملے گا، بلکہ اسٹام پیپر پر خرید و فروخت کے نتیجے میں پیش آنے والے قانونی مشکلات سے بھی چھٹکارہ ملے گا۔

اس کے علاوہ دیگر محکمہ جات جیسے معدنیات، سیاحت، ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ، خوراک، صنعت و تجارت، محنت، موسمیاتی تبدیلی، جنگلات و جنگلی حیات، اور محکمہ زراعت وغیرہ میں بھی محصولات کو بڑھانے کے لیے اقدامات اس بجٹ میں شامل ہیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو سالانہ بجٹ برائے مالی سال 25-2024 کے اعداد وشمار سے آگاہ کرتا ہوں۔

وفاقی محصولات (Federal Receipts):

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	وفاقی ٹیکس محصولات (Federal Tax Assignment)	902.51
.2	دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے قابل تقسیم محاصل کا 1 فیصد (1 % of Divisible Pool on War & Terror)	108.44
.3	تیل و گیس کی رائیلٹیز اور سرچارج کی مد میں براہِ راست منتقلی (Straight Transfer)	42.96
.4	ونڈ فال لیوی آن آئل (Windfall Levy on Oil)	46.83
.5	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (موجودہ سال) (Net Hydel Profit- Current Year)	33.10
.6	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (بقایاجات) (Net Hydel Profit- Arrears)	78.21
	کل میزانیہ (Total)	**1,212.04**

جناب اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کو صوبائی محصولات (Provincial Own Receipts) کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	ٹیکس محصولات (Tax Receipts)	63.19
.2	نان ٹیکس محصولات (Non-tax Receipts)	30.31
	کل میزانیہ (Total)	**93.50**

جناب اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کو دیگر محصولات (Other Receipts) کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	کیپیٹل محصولات (Capital Receipts)	0.25
.2	دیگر وسائل وذرائع (Ways & Means)	31.30
	کل میزانیہ (Total)	**31.55**

جنابِ اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کی توجہ ضم شدہ اضلاع کی مد میں وفاق سے ملنے والے محصولات کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	اخراجاتِ جاریہ گرانٹ (Current Budget Grant)	72.60
.2	اخراجاتِ جاریہ کے لئے اضافی گرانٹ (Additional Demand for Current Budget)	55.03
.3	سالانہ ترقیاتی پروگرام (Annual Development Programme)	36.00
.4	تیز تر عمل درآمد پروگرام (اے آئی پی) (Accelerated Implementation Programme)	40.00
.5	دیگر صوبوں سے 3 فیصد شیئر (3% Share from other Provinces)	39.29
.6	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے (Temporarily Displaced Persons)	17.00
	کل میزانیہ (Total)	**259.92**

جناب اسپیکر!

بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات بھی ہمارے بجٹ کا اہم حصہ ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	بیرونی امداد۔ قرضے Foreign Projects Loans	122.75
.2	بیرونی امداد۔ گرانٹس Foreign Projects Grant	7.83
	کل میزانیہ (Total)	**130.59**

جناب اسپیکر!

وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبوں کے محصولات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے Development + Non-Development Grants (PSDP)	26.41

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے تمام محصولات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

نمبر شمار	تفصیل	ارب روپے
1.	وفاقی محصولات (Federal Receipts)	**1,212.04**
2.	صوبائی محصولات (Provincial Own Receipts)	**93.50**
3.	دیگر محصولات (Other Receipts)	**31.55**
4.	ضم شدہ اضلاع کی مد میں محصولات: (Merged Districts Receipts)	**259.92**
5.	بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات (Foreign Projects Assistance)	**130.59**
6.	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے Development + Non Development Grants (PSDP)	**26.41**
	کل میزانیہ (Total)	**1,754.00**

جنابِ اسپیکر!

اب آتے ہیں اخراجات کی طرف:

1۔ اخراجاتِ جاریہ بندوبستی اضلاع (Current Expenditure-Settled)

مالی سال 25-2024 میں بندوبستی اضلاع کے لیے جاری اخراجات (Current Expenditure) کا کل تخمینہ **1,093.09** ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
.1	صوبائی تنخواہیں (Provincial Salary)	246.00
.2	ایم ٹی آئیز تنخواہیں (MTIs Salary Budget)	26.97
.3	تحصیل تنخواہیں (Tehsil Salary)	263.07
.4	پنشن (Pension)	162.40
.5	غیر تنخواہی اخراجات (Non-Salary)	264.70

28.68	ایم ٹی آئیز کی غیر تنخواہی اخراجات (MTIs Non-Salary)	.6
29.59	غیر تنخواہی اخراجات (تحصیل) (Non- Salary Expenditure- Tehsil)	.7
40.36	کیپیٹل اخراجات (Capital Expenditure)	.8
31.30	دیگر وسائل وذرائع (Ways & Means)	.9
1,093.09	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات کی تفصیل بیان کرتا ہوں:

2۔ اخراجات جاریہ ضم شدہ اضلاع

(Current Expenditure-Merged Districts)

مالی سال 25-2024 میں ضم شدہ اضلاع کے لیے جاری اخراجات (Current Expenditure) کا کل تخمینہ 144.62 ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
.1	صوبائی تنخواہیں (Provincial Salary)	52.12
.2	تحصیل تنخواہیں (Tehsil Salary)	42.63
.3	پنشن (Pension)	4.43
.4	غیر تنخواہی اخراجات (Non-Salary)	418.54
.5	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے بجٹ (Temporarily Displaced Persons)	17.00

9.89	غیر تنخواہی اخراجات (تحصیل) (Non- Salary Expenditure- Tehsil)	.6
144.62	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو صوبے کے کل اخراجات جاریہ کی تفصیل سے آگاہ کرتا ہوں:

Current Expenditure (Settled + Merged Districts)

ارب روپے	تفصیل	نمبر شمار
1,093.09	بندوبستی اضلاع (Settled Districts)	.1
144.62	ضم شدہ اضلاع (Merged Districts)	.2
1,237.72	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

صوبہ کی ترقی اور عوام کی خوشحالی میں ترقیاتی اخراجات کا اہم کردار ہے۔ ترقیاتی اخراجات سے نہ صرف عوام کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے بلکہ روزگار کے مواقع میسر ہونے سے معیشت کا پہیہ بھی چلتا ہے۔

ترقیاتی اخراجات

(Development Expenditure)

مالی سال 2024-25 میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں **416.30** ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	ہیڈز	ارب روپے
.1	صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام۔ (Provincial Annual Development Program)	120.00
.2	ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام (District Annual Development Program)	24.00
.3	ضم شدہ اضلاع کا سالانہ ترقیاتی پروگرام۔ (Merged Districts Annual Development Program)	36.00
.4	ضم شدہ اضلاع کے لیے (اے آئی پی) (Accelerated Implementation Program (AIP))	79.29

130.59	بیرونی معاونت سے چلنے والے منصوبے (Foreign Project Assistance)	.5
26.41	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی منصوبے (Federal PSDP)	.6
416.30	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین خان گنڈاپور کی ہدایات کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صوبائی حکومت مختلف پروگرام شروع کر رہی ہے جن میں چند کی تفصیل یوں ہے:

- **احساس روزگار پروگرام، احساس نوجوان پروگرام** اور **احساس ہنر پروگرام** کے لیے 12 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس کے تحت 1 لاکھ نوجوانوں کو روزگار ملے گا۔
- **احساس اپنا گھر پروگرام** کے لیے 3 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جس کے تحت 5 ہزار گھر تعمیر کیے جائیں گے۔
- **سی آر بی سی لفٹ کنال پراجیکٹ Chashma Right Bank Canal (Lift-Cum- Gravity) Project** کے ذریعے 3 لاکھ ایکڑ آراضی سیراب ہوگی، جس سے صوبے میں فوڈ سیکورٹی کا مسئلہ حل ہوگا۔ اس منصوبے کے لیے 10 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

- **ٹانک زام ڈیم**، **چودھوان زام ڈیم** اور **درابن زام ڈیم** کے بڑے منصوبے شروع کیے گئے ہیں جن سے پینے کے پانی کی فراہمی اور زرعی شعبہ کی ترقی کے علاوہ فوڈ سیکورٹی اور روزگار کے مسائل حل ہوں گے۔
  - گندم خریداری کے لیے26.90ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔
  - بی آرٹی کے لیے 3ارب کی سبسڈی مختص کی گئی ہے۔
  - سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لیے6.50ارب سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے۔
  - ہنگامی حالت میں امدادی کاروائیوں کے لیے2.50ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- خیبر پختونخوا حکومت مختلف شعبوں میں نجی و سرکاری شراکت داری کے ذریعے مختلف منصوبوں کا آغاز کر رہی ہے جس میں کچھ بڑے منصوبے مثلاً:
  - دیر موٹروے
  - ڈی آئی خان موٹروے
  - بنوں لنک روڈ پر انڈس ہائی وے (این55) کو **(Hakla–Yarik Motorway** **ہکلہ۔یارک ڈی آئی خان** موٹروے سے ملانے کے لیے سڑک تعمیر کی جائے گی۔
  - 470میگاواٹ کالوئر سپیٹ گاہ ہائیڈرو پروجیکٹ(Lower Spat Gah) تعمیر کیا جائے گا۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 25-2024 کا موازنہ گزشتہ مالی سال 24-2023 سے پیش کرتا ہوں۔

- **تعلیم:**

تعلیم کے شعبہ بشمول اعلیٰ تعلیم اور ابتدائی و ثانوی تعلیم کیلئے کُل 362.68 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔

  - **اعلیٰ تعلیم:**

اعلیٰ تعلیم کیلئے 35.82 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 11 فیصد زیادہ ہیں۔

  - اعلیٰ تعلیم کی شعبے میں 30 ڈگری کالجز کرائے کی عمارتوں میں قائم کرنے کا منصوبہ ہے، جبکہ سنٹر آف ایکسیلینس فار سائنس، ٹیکنالوجی، انجنیئرنگ، آرٹس اینڈ میتھیمیٹکس (STEAM) کا منصوبہ بھی قابل ذکر ہے۔

  - **ابتدائی و ثانوی تعلیم:**

ابتدائی و ثانوی تعلیم کیلئے 326.86 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔

- تعلیم کے شعبہ میں نئے سکولوں کے لیے درکار وقت کو بچانے کے لیے پہلے سے تعمیر شدہ کرائے کے عمارتوں میں 350 سے زائد سکول شروع کیے جارہے ہیں۔

- **صحت:**

- صحت کے شعبہ کیلئے موجودہ سال کے دوران 232.08 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔
- خیبر پختونخوا میں ترقیاتی بجٹ کے تحت ائیر ایمبولینس سروس کا آغاز کیا جارہا ہے۔
- جنوبی اضلاع کے لیے پشاور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے سٹیلائٹ مرکز کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔
- نجی شعبہ کی شراکت سے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کا قیام بھی ترقیاتی منصوبوں میں شامل ہے۔
- ادویات کی خریداری کے لیے 10.97 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- آئندہ مالی سال کے لیے صحت کارڈ پلس کا کل بجٹ 28 ارب روپے بندوبستی اضلاع اور ضم شدہ اضلاع کے لیے 9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

- **امن وامان:**

- صوبہ میں امن و امان کی بہتری کے لیے اس سال کل 140.62 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 12 فیصد زیادہ ہیں۔

- داخلہ امور کی شعبے میں PEHL 911 کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔

- **سماجی بہبود:**

  - سماجی بہبود کے لیے موجودہ سال کے دوران 8.11 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 6 فیصد زیادہ ہیں۔
  - ضم شدہ اضلاع کے لیے پناہ گاہوں کے بجٹ کو 30 کروڑ روپے سے بڑھا کر 60 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔

- **صنعت و حرفت:**

صنعت و حرفت کے شعبہ کے لیے موجودہ سال کے دوران 7.53 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 17 فیصد زیادہ ہیں۔

- **سیاحت:**

  - سیاحت کے شعبہ کے لیے موجودہ سال کے دوران 9.66 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 25 فیصد زیادہ ہیں۔
  - سیاحت کے شعبے میں **ہیرٹیج فیلڈ سکول** اور **ٹورزم ہیلپ لائن 1422** کے منصوبے اہم ہیں۔

- **زراعت:**

  - **زراعت کے شعبہ کے لیے آئندہ مالی سال کے دوران 28.93 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 54 فیصد زیادہ ہیں۔**
  - **ترقیاتی بجٹ میں زرعی شعبے کی پیداوار بڑھانے، غذائی تحفظ کو یقینی بنانے اور زعفران کی کاشت کو فروغ دینے کے منصوبے بھی شامل ہیں۔**

- **توانائی:**

  - توانائی کے شعبہ کے لیے موجودہ سال کے دوران 31.54 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 71 فیصد زیادہ ہیں۔
  - بجلی کے پیداوار کو بڑھانے کے لیے **خیبر پختونخوا ڈسٹری بیوشن کمپنی** قائم کرنے کے ساتھ مانسہرہ میں **بٹہ کنڈی-ناران ہائیڈروپاور پراجیکٹ** بھی شروع کیے جارہے ہیں، جس سے 235 میگاواٹ کی بجلی پیدا کی جائے گی۔
  - گرین خیبر پختونخوا(Green Khyber Pakhtunkhwa) پالیسی کے تحت ہزاروں مساجد، بنیادی مراکزِ صحت، اسکولوں، ٹیوب ویلز، یونیورسٹیوں، کالجوں، WSSCs اور سٹریٹ لائٹ کو شمسی توانائی پر منتقل کیا جارہاہے۔ان اقدامات سے توانائی کے اخراجات میں خاطر خواہ بچت ہوگی، جو کہ تعلیم، صحت اور عوامی و فلاحی بہبود کے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔

- **لائیوسٹاک:**
  - لائیوسٹاک کے شعبہ کیلئے موجودہ سال کے دوران 14.69 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 14 فیصد زیادہ ہیں۔
  - لائیوسٹاک کے شعبہ کی پیداوار بڑھانے کے لیے مصنوعی افزائشِ نسل کا منصوبہ شامل ہے، جس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔
  - اس کے علاوہ کمیونٹی کی سطح پر چارہ ذخیرہ کرنے کے مراکز کا منصوبہ بھی قابل ذکر ہے۔
- **جنگلات:**
  - جنگلات کے شعبہ کیلئے موجودہ سال کے دوران 14.05 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو گزشتہ سال کے اخراجات کے مقابلہ میں 38 فیصد زیادہ ہیں۔
  - جنگلات کے شعبے میں **گرین کے پی پالیسی** (Green KP Policy) کے تحت **بلین ٹری پلس** کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے، جبکہ نیشنل پارک کی حد بندی اور جنگلی حیات کے تحفظ کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

جناب اسپیکر!

- بڑھتی ہوئی مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے ،صوبائی حکومت نے ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔
- علاوہ ازیں ریٹائرڈ ملازمین کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے،ان کی ماہانہ پنشن میں 10 فیصد اضافہ کی بھی تجویز ہے۔
- اس کے علاوہ کم از کم ماہانہ اجرت کو 32 ہزار سے بڑھا کر 36 ہزار کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر!

اب میں معزز اراکین اسمبلی کے سامنے صوبہ کا کل محصولات اور اخراجات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

نمبر شمار	تفصیل	ارب روپے
.1	کل محصولات Total Receipts	**1,754.00**
.2	کل اخراجات (اخراجات جاریہ مع ترقیاتی اخراجات) Total Expenditure (Current + Development)	**1,654.00**
	میزان (سرپلس) **Budget Balance (Surplus)**	**100.00**

جنابِ اسپیکر!

اپنی تقریر کو سمیٹتے ہوئے اس معزز ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آیئے اپنے تمام شہریوں کے لیے ایک خوشحال اور روشن مستقبل کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کریں۔ آج ہم نے جو بجٹ پیش کیا، وہ محض مالیاتی دستاویز نہیں ہے، بلکہ ایک روشن مستقبل کا روڈ میپ ہے۔ یہ اقتصادی ترقی کو فروغ دینے، سماجی انصاف کو یقینی بنانے، اور صِنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے ہمارے غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

ہم نے تعلیم، صحت ، انفراسٹر کچر اور ماحولیاتی پائیداری میں اہم پیش رفت کی بنیاد رکھی ہے۔ سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے جامع پالیسی کے ذریعے، ہمارا مقصد معاشرے کے کمزور طبقہ کی فلاح کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانا ہے، کہ صوبہ کا کوئی بھی فرد ترقی کی دوڑ میں پیچھے نہ رہے۔

آخر میں محکمہ خزانہ اور منصوبہ بندی کا خصوصی شکریہ ادا کروں گا، کیونکہ اس سال محکموں کو بار بار مختلف مدت کے بجٹ کی تیاری کرنی پڑی۔ خصوصاً پچھلے چند ہفتوں کے دوران دو مکمل مالی سالوں کے بجٹ کی تیاری اور ایوان میں لانے کیلئے انتھک محنت اور ریکارڈ مدت میں انکی تکمیل قابلِ تحسین ہے۔

آخر میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں:

ہار ہوجاتی ہے جب مان لیا جاتا ہے
جیت تب ہوتی ہے جب ٹھان لیا جاتا ہے

پاکستان زندہ باد

پاکستان تحریک انصاف پائندہ باد